سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورۂ عصر مکی ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝١

زمانے کی قسم۔[1] (١)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢

بیشک (بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے۔[2] (٢)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل[3] کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی[4] اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔[5] (٣)

---

(١) زمانے سے مراد' شب و روز کی یہ گردش اور ان کا ادل بدل کر آنا ہے۔ رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے اور دن طلوع ہوتا ہے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کبھی رات لمبی' دن چھوٹا اور کبھی دن لمبا' رات چھوٹی ہو جاتی ہے۔ یہی مرور ایام' زمانہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کاریگری پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لیے رب نے اس کی قسم کھائی ہے۔ یہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے لیکن انسانوں کے لیے اللہ کی قسم کے علاوہ کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

(٢) یہ جواب قسم ہے۔ انسان کا خسارہ اور ہلاکت واضح ہے کہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے' اس کے شب و روز سخت محنت کرتے ہوئے گزرتے ہیں پھر جب موت سے ہم کنار ہوتا ہے تو موت کے بعد بھی آرام و راحت نصیب نہیں ہوتی' بلکہ وہ جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

(٣) ہاں اس خسارے سے وہ لوگ محفوظ ہیں جو ایمان اور عمل صالح کے جامع ہیں' کیوں کہ ان کی زندگی چاہے جیسی بھی گزری ہو' موت کے بعد وہ بہرحال ابدی نعمتوں اور جنت کی پرآسائش زندگی سے بہرہ ور ہوں گے۔ آگے اہل ایمان کی مزید صفات کا تذکرہ ہے۔

(٤) یعنی اللہ کی شریعت کی پابندی اور محرمات و معاصی سے اجتناب کی تلقین۔

(٥) یعنی مصائب و آلام پر صبر' احکام و فرائض شریعت پر عمل کرنے میں صبر' معاصی سے اجتناب پر صبر' لذات و خواہشات کی قربانی پر صبر' صبر بھی اگرچہ تواصی بالحق میں شامل ہے' تاہم اسے خصوصیت سے الگ ذکر کیا گیا' جس سے اس کا شرف و فضل اور خصال حق میں اس کا ممتاز ہونا واضح ہے۔